بڑھ رہے ہیں۔سال 2011ء یعنی "عربوں کا اسپرنگ" دیکھتے ہی دیکھتے دیوہیکل تنوں کو خس وخاشاک کی طرح بہالے گیا۔ لیکن شام کے حریت پسندوں کو آزادی کی انگڑائی مہنگی پڑی۔عرب لیگ ہو یا اقوام متحدہ،امریکہ یا نیٹو پاور ممالک کا اجلاس، کہیں بھی ان بے کس ومقہور عوام کی آواز نہ سنی گئی۔ویٹو پاور چائنہ اور روس نے امریکہ کی مخالفت میں آکر غضب ہی کر دیا۔اور بے چارے مظلوم رعایا کا تیاپانچہ کرانے کے لیے اسد حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھانے کے خلاف ویٹو کر دیا اور بودا فلسفہ جھاڑ دیا کہ اس سے امن وامان کے قیام میں دشواری پیش آئے گی۔**"عذر گناہ بدتر از گناہ"** کی مثال پیش کی۔

اب تک پانچ ہزار سے زائد بے گناہ بچوں،بوڑھوں اور عوام کو قتل کیا جاچکا ہے۔اور مارٹر توپوں،گولوں اور بموں سے حمص،حماۃ،ادلب اور تمام شہر،مساجد،مدارس اور مکانات خاک وخون میں نہلا چکے ہیں۔عالم اسلام اور انسانی حقوق کی گُنگ پنی ناقابل فہم ہے۔ہونا تو یہ چاہیے کہ بشار الاسد اور اس کے ظالم اعوان کے خلاف عالمی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

سیاچن محاذ پر المناک حادثہ: سیاچن محاذ دنیا کا بلند ترین اور مہنگا ترین محاذ جنگ ہے جو پاکستان و بھارت کے درمیان قائم ہے۔یہ محاذ بھارت نے 1984ء میں قائم کیا تھا۔

عرصہ ہوا کہ دونوں طرف سے افواج حالتِ امن میں تھیں۔لیکن 7 اپریل کو اس وقت پاکستان کے لیے غیر معمولی سانحہ یہ ہوا کہ پاک فوج کے کیمپ پر بڑی مقدار میں برف کا تودہ گرنے سے ایک کرنل سمیت 135 سے زائد فوجی جام شہادت نوش کر گئے۔واقعہ صبح 6 بجے پیش آیا اور وطن عزیز میں جگہ جگہ رنج والم کا سایہ چھا گیا۔کہا جاتا ہے کہ ان میں سے اکثر کا تعلق ضلع سکردو گلگت وغیرہ سے ہے۔

جمعیت اہلحدیث بلتستان اس اندوہناک موقع پر غمگین ہے۔ہم حکومت اور پسماندگان سے تعزیت کرتے ہوئے صبر ورضا کی توفیق اور شہداء کے لیے دعا گو ہیں۔اللہ تعالیٰ وطن عزیز کی حفاظت کرے۔اس حادثے کے موقع پر جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی سے رئیس مجلس العمل،رئیس شئون الدعوۃ،مدیر المالیہ اور معاون مدیر تعلیم صاحبان پر مشتمل ایک وفد اظہار ہمدردی اور تعاون کی پیشکش کے لیے ڈپٹی کمشنر صاحب گنگ چھے اور بریگیڈ کمانڈر کے پاس گیا۔جامع مساجد اور دیگر مسجدوں میں شہداء کے لیے دعائے مغفرت،افواجِ پاکستان اور وطن عزیز کی سلامتی کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔

❁❁......❁❁

جماعتی خبریں

عبدالرحیم روزی

12-1-3 جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی میں سکول کے طلباء وطالبات کے لیے ٹیوشن کا آغاز ہوا جو فروری کے اختتام تک جاری رہا۔

12-1-15 شئون الدعوة والإرشاد کمیٹی نے علاقہ بلتستان کا دورہ شروع کیا اور مقامی علماء سے مل کر اجتماعات کر کے دروس اور دعوت وتبلیغ کے پروگرام مرتب کرتے چلے آئے۔

12-2-10 تعلیمی کمیٹی کا اجلاس ہوا، جس میں مدیر عام اور مدیر التعلیم نے مدارس شرعیہ سلفیہ پنجاب کے دورے کی تفصیلی بریفنگ دی۔ تاکہ اس کے تناظر میں جامعہ دارالعلوم میں بھی مثبت تبدیلیاں لائی جائیں۔

12-2-15 فقراء کے لیے بنائے جانے والے مجوزہ مکانات کے سروے کے لیے بنائی گئی کمیٹی نے چیئرمین کمیٹی مولانا ابراہیم خان صاحب کی نگرانی میں بلتستان کا دورہ کیا؛ تاکہ استحقاق کے لیے بنائی گئی شروط کی روشنی میں رپورٹ پیش کر سکے۔

12-3-1 تین ماہ کی سرمائی تعطیلات کے بعد اساتذہ وطلباء کی حاضری شروع ہوئی۔

12-3-4 مجلس عاملہ کی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں منجملہ فیصلوں کے تعلیم کی بہتری اور ارتقاء کے لیے ادارہ تعلیمات کی طرف سے پیش کردہ سفارشات کی من وعن منظوری دی گئی، جس کے تحت ادارۃ التعلیم اور قسم النشاطات والتربوی نے بڑی عرق ریزی سے پروگرام مرتب کیے جو شامل اخبار ہے۔

12-3-10 مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق دار ارقم للأنجال جامعہ دارالعلوم بلتستان کا افتتاح عمل میں آیا۔

اس افتتاحی تقریب سے مدیر التعلیم مولانا ثناء اللہ عبدالرحیم صاحب، ایڈوائزر شعبہ عصری تعلیم حاجی عبدالسلام صاحب اور امیر جمعیت مولانا عبدالرحمٰن حنیف صاحب نے خطاب کیا۔ جبکہ کلمات سپاس وتشکر، اغراض ومقاصد سے وکیل الدار جناب مولانا شریف بلغاری صاحب نے آگاہ کیا۔ اس وقت طلباء کی تعداد 52 جبکہ ٹیچروں کی تعداد 7 ہے۔ دارارقم میں پانچویں کلاس تک پڑھنے اور نویں کلاس تک الاثر پبلک سکول میں پڑھانے کا بہترین انتظام ہے۔ یہاں کے نصاب تعلیم میں عصری نصاب کے

قرآن کریم، حدیث پاک، عقیدہ، سیرت نبوی اور عربی ادب کے پیریڈ بھی شامل ہیں۔

دار کے مدیر الشیخ عبید الرحمٰن مدنی صاحب، وکیل الدار مولانا محمد شریف بلغاری صاحب، مشرف اجتماعی الشیخ عبد الرحیم عبد الکریم صاحب، مدیر المالیہ الشیخ ثناءاللہ حسن صاحب اور امین المستودع مولانا محمد جان صاحب ہیں۔ وکیل الدار کے ساتھ ایک انٹرویو میں موصوف نے تفصیل سے دارالأیتام کے اغراض و مقاصد، نظام تعلیم، نشاطات اور قواعد و ضوابط پر تفصیلی بریفنگ دی۔

طلباء میں ذوق مطالعہ، ذوق تعلیم اور تعلیمی انفراسٹرکچر کو درست کرنے کے لیے انتظامی اجلاس میں 11 -3- 12
درج ذیل اقدامات کیے گئے:

الشیخ علی زاہد کو **مشرف التعلیمی** (ایڈوائزر ایجوکیشن)، جناب مولانا حبیب الرحمٰن سالک صاحب کو طلباء کا نگران اور مولانا آصف اقبال کو مشرف قسم النشاطات تعینات کیا گیا۔ جناب مدیر تعلیم صاحب مشرف تعلیم اور انتظامیہ نے اپنے مختلف اجلاسوں میں اساتذہ و طلباء کے لیے درج ذیل ضابطہ اخلاق وضع کیا ہے، جس کے ذریعے تمام اساتذہ اور طلباء کی ذمہ داریاں واضح کر دی گئی ہیں۔

ان پروگراموں میں مثالی سٹوڈنٹ کے انتخاب کے لیے رہنما اصول، نشاطات و اعمال کا تعین، انضباط الأوقات یعنی مؤمن طالب علم کے شب و روز کے معمولات، **دفتر المتابعة والاکتشاف لعملیة التدریس واستکمال المقررات الدراسیة** یعنی ہفتوار اساتذہ کے پڑھائے ہوئے اسباق کا جائزہ، تربیتی امور اور نصابی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے تدریسی اسٹاف کی اضافی ذمہ داریاں اور چھٹیوں، بیماریوں اور رخصتوں کا ریکارڈ وغیرہ مرتب کرنا شامل ہے۔

''مثالی طالب علم'' کے چناؤ کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ طالب علم اسلامی اقدار و تشخص، شرعی لباس اور اسلامی وضع و قطع اپناتا ہو۔ باہمی تعلقات، بڑوں کے احترام و توقیر چھوٹوں پر رحمت و شفقت، سیرت و اخلاق اور تعامل میں اسلامی اقدار نظر آئیں۔ جماعتی نظم و ضبط اور ادارے کے جملہ ضابطہ اخلاق کا پابند ہو، نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہو۔ کلاس روم میں حاضر باش ہو۔ کبر و غرور اور اخلاقی اقدار کے منافی امور سے اجتناب لازمی شرط ہے۔